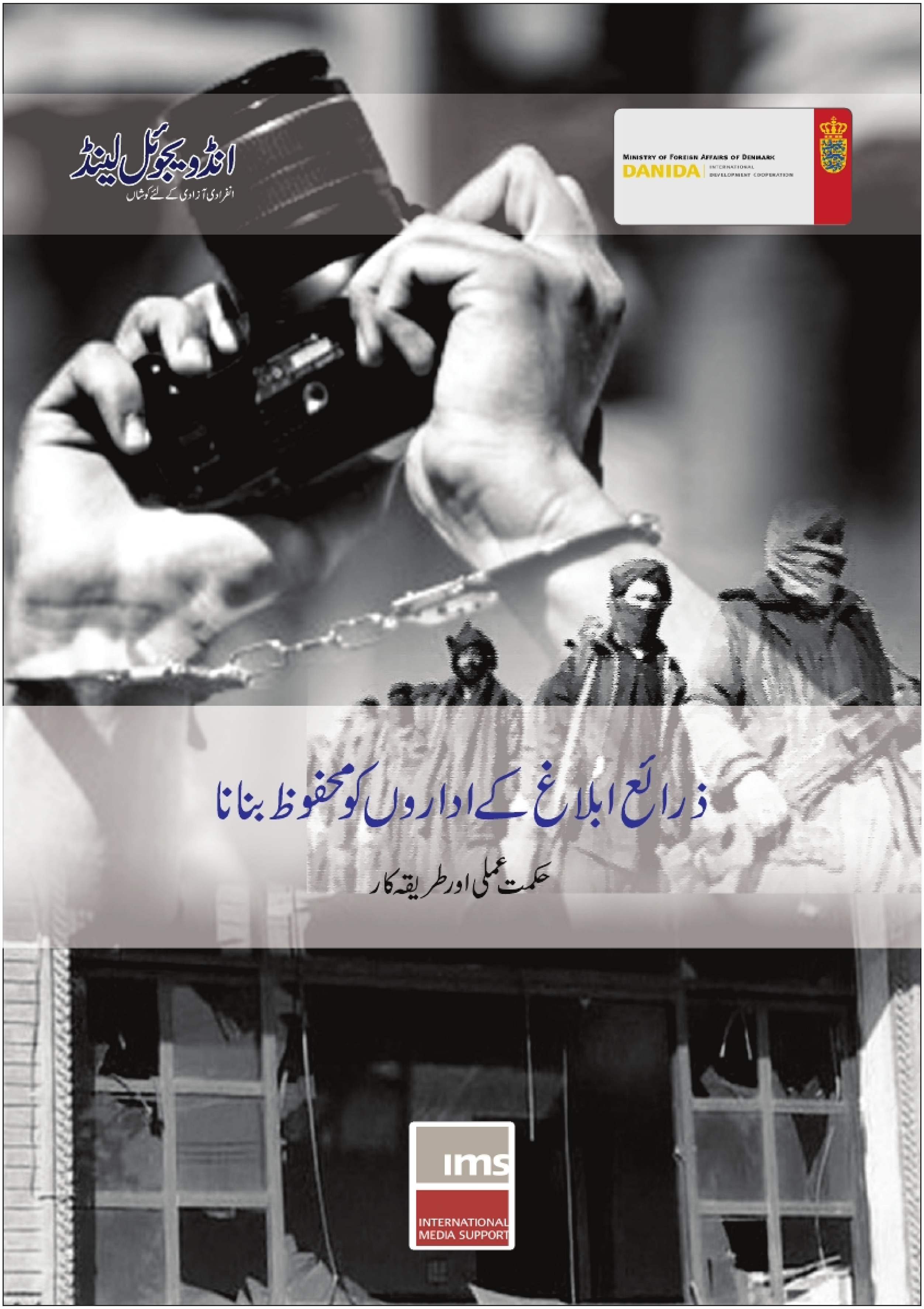
انڈویجوئل لینڈ
انفرادی آزادی کے لئے کوشاں
MINISTRY OF FOREIGN AFFAIRS OF DENMARK
DANIDA | INTERNATIONAL DEVELOPMENT COOPERATION
ذرائع ابلاغ کے اداروں کو محفوظ بنانا
حکمت عملی اور طریقہ کار
ims
INTERNATIONAL MEDIA SUPPORT

دستبرداری:

یہ تربیتی ماڈیول انڈ یجول لینڈ نے انٹرنیشنل میڈیا سپورٹ (www.mediasupport.org) کے تعاون سے تیار کیا ہے جو ڈانیڈا کی جانب سے پاکستان میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اس ماڈیول کا جملہ مواد اور مندرجات صرف اور صرف پروڈیوسر / مصنفین کے خیالات اور نتائج کی عکاسی کرتے ہیں، اس میں انٹرنیشنل میڈیا سپورٹ یا ڈانیڈا کی رائے کی عکاسی نہیں کی جارہی۔

ذرائع ابلاغ کے اداروں کو محفوظ بنانا

حکمت عملی اور طریقہ کار

مرتب کردہ: گلمینہ بلال احمد، فرحان خالد، سندس سیدہ، مجتبیٰ راٹھور، حور کاکڑ
کوآرڈینیشن: سید فہد الحسن
ڈیزائن: عدیل امجد

انڈ ویجوئل لینڈ اس تربیتی مینوئل کی تیاری میں مالی معاونت کرنے پر انٹرنیشنل میڈیا سپورٹ (آئی ایم ایس) کی مشکور ہے، جس کی بدولت اس مینوئل کی اشاعت ممکن ہوئی۔ ادارہ جناب عدنان رحمت اور رانگا کلانسوریا کا بھی شکرگزار ہے جنہوں نے اس مینوئل کے لئے ضروری معلومات فراہم کیں اور اپنی قیمتی آراء سے مستفید کیا۔

فہرست مضامین

تعارف: ---------- ۱

مقاصد: ---------- ۱۱

طریقہ کار/ساخت: ---------- ۱۱

پہلا دن

پہلا سیشن: تعارف ---------- ۱۳

دوسرا سیشن: خطرے کا تعین ---------- ۱۳

تیسرا سیشن: ہنگامی طریقہ کار ---------- ۱۶

چوتھا سیشن: سکیورٹی پالیسی کی ضرورت ---------- ۱۸

پانچواں سیشن: ضابطہ اخلاق اور تحفظ ---------- ۲۰

چھٹا سیشن: قومی سطح پر ضابطہ اخلاق ---------- ۲۰

دوسرا دن

مقاصد: ---------- ۲۲

پہلا سیشن: سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (SOPs) وضع کرنا ---------- ۲۲

دوسرا سیشن: سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کا نفاذ ---------- ۲۳

تیسرا سیشن: عمارت اور سامان کی حفاظت ---------- ۲۴

چوتھا سیشن: ملازمین کی انشورنس ---------- ۲۶

پانچواں سیشن: تربیتی کورس کی جانچ ---------- ۲۷

تعارف

گزشتہ پندرہ سالوں کے دوران پاکستان میں ذرائع ابلاغ نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔اس وقت ملک میں کثیر اشاعتی پرنٹ میڈیا کے علاوہ ۱۰۰ سے زائد ٹی وی اور ریڈیو کے چینل کام کر رہے ہیں جو ذرائع ابلاغ کے متحرک ہونے کا اہم ثبوت پیش کرتے ہیں۔مگر بدقسمتی سے اس دوران ذرائع ابلاغ کو تشدد کی صورتحال کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔فریڈم نیٹ ورک کی تحقیق کے مطابق پاکستان میں ۲۰۰۰ء سے لے کر اب تک ۱۱۳ صحافیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔(۱) اسی بناء پر انٹرنیشنل فیڈریشن فار جرنلسٹس (آئی ایف جے) نے پاکستان کو ''صحافیوں کے لیے سب سے خطرناک ملک'' قرار دیا ہے۔(۲) یہ صورت حال صرف تصادم زدہ علاقوں تک محدود نہیں بلکہ پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ یہ صرف صحافیوں کے قتل کے واقعات تک محدود نہیں، بلکہ ملک کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے صحافیوں کو نہ صرف ہراساں کیا جاتا ہے بلکہ انہیں دھمکیوں، پرتشدد حملوں، اغوا اور گرفتاریوں وغیرہ کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔

صحافیوں کے خلاف مذکورہ پرتشدد صورتحال مختلف مسائل کے مجموعہ کا نتیجہ ہے۔مثلاً صحافیوں کو نشانہ بنانے کے واقعات میں ملوث خفیہ وظاہری ہاتھوں کو بے نقاب نہ کرنا اور انہیں مسلسل چھوٹ دینا صحافیوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔علاوہ ازیں ذرائع ابلاغ کے متعلقہ حکام کی جانب سے میڈیا کے تحفظ کے مسئلہ کی جانب اور شورش زدہ علاقوں میں رپورٹنگ پر عدم توجہ اور صحافت پر ڈگری کروانے والی جامعات میں ایسے مضامین کی کمی بھی تشدد کے واقعات میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔دوسری طرف ذرائع ابلاغ کے اداروں، پریس کلب اور جرنلسٹس یونین کی جانب سے حفاظتی تدابیر کے لئے تربیت فراہم نہ کرنا بھی ایک بنیادی توجہ طلب مسئلہ ہے۔پاکستان میں حالیہ برسوں کے دوران صحافیوں پر تشدد کے واقعات کا تناسب ان کے خلاف تشدد میں ملوث مجرموں کو حاصل استثنیٰ سے کئی گنا بلند ہے۔

---

۱) ایکسپریس ٹریبون لنک:
http://tribune.com.pk/story/979518/minimising-risk-freedom-network-unesco-give-journalists-safety-training/

۲) ڈان نیوز لنک:
http://www.dawn.com/news/1104120

اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق پاکستان صحافیوں کے خلاف تشدد کے واقعات کے حل طلب ہونے کے اعتبار سے دنیا کے خطرناک ممالک میں پانچویں نمبر پر ہے۔ اگست ۲۰۱۴ء میں سینئر صحافی اور بلوچستان یونین آف جرنلسٹس کے سیکرٹری جنرل ارشاد مستوئی کو نامعلوم افراد نے گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ ارشاد مستوئی باقاعدگی سے بلوچستان کے تنازعے پر کالم لکھا کرتے تھے۔(۳) اس سے پہلے ۲۰۱۴ء میں ہی معروف صحافی حامد میر پر کراچی میں مسلح افراد نے حملہ کیا کیونکہ حامد میر نے بھی بلوچستان میں جاری شورش پر اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔(۴) یہ صورتِ حال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ پاکستان میں مخصوص قانون سازی اور تنظیمی سطح پر حکمت عملی کی کمی ہے جو صحافیوں کے خلاف جرائم کی پہچان اور ان کی سزا کا تعین کرے۔ جرائم کے خلاف جو قوانین موجود ہیں وہ صحافت یا ذرائع ابلاغ کے اداروں کے کام کو خصوصی پیشے کے طور پر تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی صحافیوں کو بطور صحافی فوقیت دیتے ہیں۔ دوسری طرف استغاثہ کے کمزور اور سست رو ہونے کی وجہ سے اُن افراد کی امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے جو صحافیوں کے خلاف تشدد میں مجرموں کو حاصل استثنٰی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

پاکستانی تنظیم 'ارادہ' نے یونیسکو کے جرنلسٹس سیفٹی انڈیکیٹر کی بنیاد پر پاکستان میں ''سپورٹنگ سیفٹی آف جرنلسٹس'' کے عنوان سے ایک جامع جائزہ پیش کیا ہے جس میں پاکستان میں صحافیوں کے تحفظ کے حوالہ سے خلاء کو اجاگر کیا گیا ہے۔(۵)

---

۳) ایکسپریس ٹریبون لنک:
http://tribune.com.pk/story/755257/in-the-line-of-duty-journalist-irshad-mastoi-reporter-shot-dead/

۴) ڈان نیوز لنک:
http://www.dawn.com/news/1100972

۵) محمد آفتاب عالم، سپورٹنگ سیفٹی آف جرنلسٹ ان پاکستان۔ این اسیسمنٹ بیسڈ آن یونیسکو جرنلسٹ سیفٹی انڈیکیٹر۔ ارادہ۔ ۳ جولائی ۲۰۱۵ء

''ارادہ کی جانب سے مرتب کی گئی جرنلسٹس سیفٹی انڈیکیٹرز کی رپورٹ کے کلیدی نتائج

☆ پاکستان کے زیادہ تر میڈیا ہاؤسز میں عملے کے لیے رسمی سیفٹی پالیسی موجود نہیں ہے۔

☆ اکثر میڈیا ہاؤسز میں رپورٹروں، نامہ نگاروں، کیمرہ مین، فوٹوگرافروں اور لاجسٹکس کے عملہ کے لیے تحریری طور پر معیاری ہدایات موجود نہیں ہیں۔

☆ تصادم یا تنازع جیسے بم دھماکے، لڑائی اور عسکریت پسندی کے واقعات کی کوریج کے دوران حفاظتی تدابیر اختیار کرنے سے متعلق تحریری پالیسی کا عدم وجود۔ حفاظتی تدابیر کے متعلق ہدایات زیادہ تر زبانی دی جاتی ہیں۔

☆ ڈیجیٹل سیفٹی کے بارے میں صحافیوں اور میڈیا ہاؤسز کو تربیت فراہم کرنے کے لئے چند ہی منظم قواعد اور جدید تربیت کے پروگرام ہیں۔

☆ عام طور پر میڈیا کے ادارے نیوز روم / ڈیسک اور فیلڈ سٹاف خاص کر جنگ زدہ علاقوں کے نامہ نگار، کے درمیان رابطہ اور ادارتی تعاون کا لحاظ نہیں رکھتے۔ نتیجتاً نیوز روم والے متعلقہ فیلڈ کی حساسیت اور فیلڈ سٹاف کو درپیش خطرات سے لاعلم ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ایسی رپورٹس یا نیوز سٹوریز شائع ہو جاتی ہیں جو ان کے مصنفین کے تحفظ کے لئے خطرے کا باعث بن جاتی ہیں۔ کئی واقعات میں ہیڈ کوارٹر میں خبر کی ایڈیٹنگ کی وجہ سے متعدد رپورٹر قتل کئے جا چکے ہیں، اس کے علاوہ ان پر حملہ کرنے اور ہراساں کرنے کے بھی کئی واقعات ہیں۔

☆ پاکستان میں اکثر میڈیا ہاؤسز مخصوص خطرات سے پیشگی نمٹنے، خطرناک عوامل اور جانی خطرات کے ذرائع کے بارے میں حسب ضرورت معلومات اور ہدایات کی فراہمی کے لیے خطرے کا منظّم تعین نہیں کرتے۔ زیادہ سے زیادہ غیر رسمی سٹاف میٹنگ ہوتی ہیں جس میں مخصوص اسائنمنٹ کے لئے درپیش خطرات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ خطرات سے نمٹنے کے لئے نہ ہی کوئی دستاویزات موجود ہیں اور نہ ہی وسائل مختص کئے جاتے ہیں۔

☆ کوئی بھی میڈیا ہاؤس فری لانس صحافیوں کے لئے خصوصی حفاظتی اقدامات یا وسائل فراہم نہیں کرتا جو ان کے

لئے کام کرتے ہیں۔ انٹرویو کئے جانے والے میڈیا ہاؤسز میں سے کسی نے بھی فری لانس صحافیوں کی سیکیورٹی کی حمایت نہیں کی۔

☆ کوئی بھی رسمی الرٹ سسٹم یا معلومات کا طریقہ کار موجود نہیں ہے جو خطرات سے نمٹنے کے لئے مقامی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے درمیان ایک ربط قائم کرنے میں مدد دے سکے۔ زیادہ تر صحافیوں نے جنہوں نے میڈیا کے خلاف تشدد اور حملوں کا سامنا کیا ہے، اپنے طور پر ہی اپنے نمائندہ پلیٹ فارمز جیسے پی ایف یو جے، صحافیوں اور پریس کلبوں کی علاقائی تنظیمیں، کو استعمال کرتے ہوئے مظاہروں اور ہڑتالوں کے ذریعے اپنے ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ دیگر سٹیک ہولڈرز جن میں میڈیا مالکان کی نمائندہ ایسوسی ایشن بشمول پاکستان براڈ کاسٹرز ایسوسی ایشن، آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی، پاکستان نیشنل ایکریڈیشن کونسل اور ریڈیو براڈ کاسٹرز ایسوسی ایشن نے شاذ و نادر ہی میڈیا کے تحفظ کے لئے صحافیوں، یا ملکی اور بین الاقوامی تنظیموں کو مشغول کیا ہے۔

☆ میڈیا اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے درمیان ادارتی سطح پر بہت کم ایسا تعلق ہے جو مشترکہ طور پر میڈیا پر ہونے والے حملوں کو سول سوسائٹی پر حملہ تصور کرے یا میڈیا کے ہراساں کئے جانے کو سول سوسائٹی کے اظہارِ رائے کی آزادی پر قدغن لگانے کے مترادف سمجھے۔ اظہارِ رائے کی آزادی اور معلومات تک رسائی پر پابندی کے خلاف جو کہ محض میڈیا کا نہیں بلکہ تمام شہریوں کا حق ہے، میڈیا کو دفاع کے لئے اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

☆ پاکستان میں معلومات کے تبادلے کا کوئی منظم طریقۂ کار موجود نہیں ہے جو خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لئے مقامی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے درمیان ایک ربط قائم کرنے میں مدد دے سکے۔''

مزید برآں میڈیا ہاؤسز کے احاطے کا تحفظ، ڈی ایس این جی، اور پریس کلب ابھی بھی خطرات کی زد میں ہیں، اور انہیں ممکنہ حملے سے محفوظ رکھنے کے لئے فوری طور پر بھرپور حکمت عملی ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ سکیورٹی کی صورتحال جانچنے کے لئے انڈیویجوئل لینڈ نے اسلام آباد پریس کلب کے صدر کا انٹرویو کیا تو انہوں نے بتایا کہ پریس کلب کے احاطے کے تحفظ کے لیے کوئی حفاظتی طریقہ کار موجود نہیں۔

''حکومت کی جانب سے اسلام آباد پریس کلب کو کوئی تحفظ فراہم نہیں کیا گیا جبکہ پریس کلب انتظامیہ نے اپنے طور پر پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز بھرتی کئے ہیں۔ پریس کلب میں واک تھرو گیٹ بھی نصب نہیں ہے۔ اسلام آباد پریس کلب محفوظ مقام پر واقع نہ ہونے کے باعث ممکنہ خطرے کی زد میں ہے۔ کلب کے ممبران کے پاس نہ تو کوئی ہتھیار موجود ہیں اور نہ ہی پریس کلب پر حملے کی صورت میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ صحافیوں کو تحفظ فراہم کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری ہے کیونکہ صحافی اپنے تحفظ کے لیے ہتھیار ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ وفاقی وزارتِ اطلاعات نے اسلام آباد پریس کلب کے تحفظ کی فراہمی کے لیے رابطہ کیا تھا لیکن عملی طور پر اس کے لئے کوئی بھی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔''(۶)

پشاور پریس کلب کے سابق صدر نے اسی حوالے سے بات کرتے ہوئے انڈیویجوئل لینڈ کو بتایا کہ ۲۰۰۹ء میں پریس کلب پر ہونے والے خودکش حملے کے بعد اس کی سکیورٹی کے انتظامات کو بہتر بنایا گیا ہے۔(۷) واک تھرو گیٹ اور مزید سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر کسی قسم کے اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ (۸) انڈیویجوئل لینڈ نے سکیورٹی کی صورتحال جاننے کے لئے کراچی پریس کلب کے ممبر سے گفتگو کی، جس نے بتایا کہ کراچی میں ہونے والی سیاسی جھڑپوں اور فسادات کے اثرات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ پریس کلب کی چاردیواری کے ساتھ مزید سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے کے ساتھ ساتھ چاردیواری کے ساتھ لائٹیں لگانے کی ضرورت ہے۔(۹)

---

۶) شکیل انجم۔ صدر اسلام آباد پریس کلب کا انٹرویو انڈویجوئل لینڈ کی ٹیم نے ۲ مارچ ۲۰۱۶ء کو کیا

۷) علی حضرت باچا۔ سوسائیڈ بم اٹیک پیاور پریس کلب۔ ڈان۔ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۹ء

۸) سیف الاسلام سیفی، سابق صدر پشاور پریس کلب۔ انٹرویو انڈویجوئل لینڈ کی ٹیم نے ۱۲ مارچ ۲۰۱۶ء کو کیا

۹) غلام مصطفیٰ۔ سینئر صحافی جیو نیوز اور کراچی پریس کلب کے ممبر کا انٹرویو انڈویجوئل لینڈ کی ٹیم نے ۱۲ مارچ ۲۰۱۶ء کو کیا

کوئٹہ پریس کلب کے صدر نے انڈ و یجوئل لینڈ کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ کوئٹہ پریس کلب، بلوچستان یونین آف جرنلسٹس، مختلف میڈیا گروپس کے بیورو چیف اور دیگر میڈیا گروپوں نے مل کر صحافیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ۲۰۱۲ء میں سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (ایس او پیز) بنائے تھے۔ ان ایس او پیز کی وجہ سے صحافیوں میں متنازعہ علاقے میں ایک محفوظ فاصلے سے تنازعہ کی صورتحال کی کوریج کرنے اور سنگین مسائل پر رپورٹ کرنے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اجازت لینے کا رجحان اجاگر ہوا ہے۔ لیکن یہ ایس او پیز ابھی تک پریس کلب میں تحریری طور پر موجود نہیں ہیں۔ (۱۰)

اسی طرح لاہور پریس کلب کے صدر نے بتایا کہ جب کوئی ممکنہ خطرہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اپنے پریس کلب میں سیکیورٹی ہائی الرٹ کر دیتے ہیں۔ جب حیدرآباد پریس کلب پر ممتاز قادری کو پھانسی دینے کے خلاف احتجاج کے دوران حملہ کیا گیا تھا تو اس کے فوراً بعد لاہور پریس کلب نے اپنی سیکیورٹی ہائی الرٹ کر دی تھی۔ (۱۱)

---

۱۰) شہزادہ ذوالفقار صدر کوئٹہ پریس کلب کا انٹرویو انڈ و یجوئل لینڈ کی ٹیم نے ۴ مارچ ۲۰۱۶ء کو کیا

۱۱) میاں شاہباز صدر لاہور پریس کلب کا انٹرویو انڈ و یجوئل لینڈ کی ٹیم نے ۱۲ مارچ ۲۰۱۶ء کو کیا

''کیس اسٹیڈیز

میڈیا ہاؤسز پر ہونے والے حملے

☆ اسلام آباد میں دھرنے کے دوران پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کے ایک ہجوم نے جیو نیوز کے دفتر پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں سٹاف کو اپنی زندگی بچانے کے لئے بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔ پی ٹی آئی کے کارکنوں نے دفتر پر پتھراؤ کیا اور دفتر کو گھیرے میں لے لیا۔ پتھراؤ کی وجہ سے دفتر کے شیشے ٹوٹ گئے۔ (۱۲) ایک اور واقعہ میں جیو کی نیوز اینکر پرسن ثناء مرزا اور رپورٹنگ ٹیم کے دیگر ارکان کو لاہور میں پی ٹی آئی کے احتجاجی مظاہرے کے دوران ہراساں کیا گیا۔ (۱۳)

☆ اسی طرح پاکستان عوامی تحریک اور تحریک انصاف پاکستان کے ڈنڈوں سے مسلح مظاہرین نے حکومتی ٹی وی پاکستان ٹیلی ویژن کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ مظاہرین نے وہاں عملے کو ہراساں کیا۔ نشریات کے سامان کو نقصان پہنچایا اور تاریں کاٹ ڈالیں، جس کی وجہ سے ۲۰۱۴ء میں نشریات عارضی طور پر معطل ہوگئی تھیں۔

Ref: http://www.journalismpakistan.com/news-detail.php?newsid=1609

۱۲) پی ٹی ائی ورکرا ٹیک۔ جیو نیوز اسلام آباد آفس۔ ۱۴ ستمبر ۲۰۱۴ء۔ اے ایف پی

۱۳) جیو نیوز رپورٹ ۱۵ دسمبر ۲۰۱۴ء

پریس کلبوں پر حملے

☆ پریس کلب پشاور پر خودکش حملہ: ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء میں پشاور پریس کلب پر ہونے والے خودکش حملے کے نتیجے میں ۴ افراد ہلاک اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق خودکش حملہ آور نے پریس کلب میں داخل ہونے کی کوشش کی جس کو وہاں ڈیوٹی پر تعینات پولیس کانسٹیبل نے روک لیا، جہاں پر حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ (۱۴)

☆ ۴ مارچ ۲۰۱۶ء کو حیدر آباد میں ممتاز قادری کو پھانسی دیے جانے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کے دوران مظاہرین نے پریس کلب حیدر آباد پر حملہ کر دیا۔ دفتر کے فرنیچر کو آگ لگا دی گئی جس کے نتیجے میں کمپیوٹر اور دیگر سامان کو نقصان پہنچا جبکہ ۴ صحافی بھی زخمی ہوئے۔ اسکے علاوہ آج نیوز کراچی اور لاہور کے دفاتر پر بھی حملہ کیا گیا۔ لاہور میں ہی اب تک چینل اور آج نیوز کی ڈی ایس این جی وین پر بھی پتھراؤ کیا گیا۔ اسی طرح مختلف شہروں میں میڈیا کے عملے کو زدوکوب کیا گیا۔ (۱۵)

Ref: http://www1.rfi.fr/actuen/articles/120/article_6270.asp

۱۴) علی حضرت باچا۔ سوسائیڈ بم اٹیک پیاور پریس کلب۔ ڈان۔ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۹ء

۱۵) عمران ایوب۔ میڈیا ہوؤس اٹیک ایمڈ پروقادری پروٹیسٹ۔ ڈان۔ ۵ مارچ ۲۰۱۶ء

ڈیجیٹل سیٹلائیٹ نیوز (ڈی ایس این جی) وین پر حملے:

☆ ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کو جیو نیوز کی ڈیجیٹل سیٹلائیٹ نیوز وین پر کراچی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں سیٹلائٹ ٹیکنیکل انجینئر ہلاک اور ڈرائیور زخمی ہوگیا۔

☆ ۳۰ نومبر ۲۰۱۵ء کو کراچی میں عیسیٰ نگر کے علاقے میں ڈان نیوز کی ڈیجیٹل سیٹلائیٹ نیوز وین پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں عملے کا ایک ممبر زخمی ہوگیا۔

Ref: http://nation.com.pk/national/08-Sep-2015/one-killed-in-geo-news-van-attack

لہذا میڈیا کے اداروں کو درپیش سکیورٹی کے مسائل کا تین سطحوں پر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

۱۔ پالیسی:

پالیسی کی سطح پر ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے قواعد وضوابط بنائے۔ جبکہ میڈیا ہاؤسز کے احاطہ، پریس کلب، یا میڈیا اداروں میں کے کام کرنے کی جگہ میں صحافیوں یا میڈیا اہلکاروں کے جانی تحفظ کے لئے میڈیا کے متعلقہ اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حفاظت سے متعلقہ حکمت عملی مرتب کریں اوراس کے عملی نفاذ کو یقینی بنائیں۔

۲۔ سکیورٹی کا طریق کار:

جرنلسٹس یونین اور پیشہ وارانہ اداروں کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے ممبران رپورٹنگ میں درپیش خطرات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں حفاظتی مسائل کی نگرانی کرنی چاہئے اور صحافیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے۔ ان مسائل سے متعلق موٴثر حکمت عملی مرتب کرنے کے لیے وہ میڈیا مالکان اور میڈیا ہاؤسز کی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح میڈیا کے متعلقہ اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ادارہ کے احاطہ اور اور ادارہ سے منسلک ڈی ایس این جی وین اور اپنے سٹاف ممبرز کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ضروری حفاظتی طریقِ کار مرتب کریں۔

۳۔ بہترین اقدامات کا اشتراک کرنا اور میڈیا کے ضابطۂ اخلاق کو اختیار کرنا:

اچھی مثالوں اور اچھے اقدامات کو نہ صرف اختیار کیا جا سکتا ہے بلکہ آن لائن اور آف لائن طریقوں کے ذریعے دیگر اسٹیک ہولڈرز تک بھی پہنچایا جائے۔

مقاصد:

ا۔ اِس مینوئل کا مقصد میڈیا کے تحفظ کے لئے پالیسی بنانے اور ادارتی تحفظ کی حکمت عملی مرتب کرنے میں میڈیا تنظیموں کو معاونت فراہم کرنا ہے تا کہ ان اداروں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنایا جا سکے۔

۲۔ یہ مینوئل ذرائع ابلاغ کے اداروں کو اپنے ادارے کی سکیورٹی کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ سٹاف اور ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے حفاظتی پروٹوکول مرتب کرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

۳۔ یہ مینوئل میڈیا کے اداروں کے ان نمائندگان کے استعمال کے لئے مرتب کیا گیا ہے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے متعلقہ ادارے یا تنظیم کی پالیسی سازی میں ملوث ہیں۔

طریقۂ کار/ساخت

یہ تربیتی مینوئل بنیادی اور ثانوی ذرائع کی بنیاد پر مقداری اور کیفیتی دونوں اقسام کی تحقیق استعمال کر کے مرتب کیا گیا ہے۔اس مینوئل کی تیاری میں غیر سرکاری تنظیم 'ارادہ' کی تحقیق جرنلسٹس سیفٹی انڈیکیٹرز (جے ایس آئی) سے بھی مدد لی گئی جو پالیسی کی سطح پر ادارتی تحفظ میں پائے جانے والے خلا کی نشاندہی کرتی ہے اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تحفظ کے بہترین طریقوں کو بھی بیان کرتی ہے۔ (۱۶)

۱۶) محمد آفتاب عالم، سپورٹنگ سیفٹی آف جرنلسٹ ان پاکستان۔ این اسیسمنٹ بیسڈ آن یونیسکو جرنلسٹ سیفٹی انڈیکیٹر۔ ارادہ۔ ۳ جولائی ۲۰۱۵ء

''یہ مینوئل ہر ایک سطح کے تحت درج ذیل امور کا احاطہ کرتا ہے؛

۱۔ پالیسی:

سکیورٹی پالیسی کی ضرورت، میڈیا کے دفاتر کے احاطے اور سامان کی سکیورٹی، نیز ملازمین کی انشورنس

۲۔ سکیورٹی کا طریقِ کار:

خطرات اور ان کا تجزیہ، ہنگامی طریق کار اور سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (ایس او پیز)

۳۔ بہترین اقدامات کا اشتراک اور میڈیا کے ضابطۂ اخلاق کو اختیار کرنا:

میڈیا کے ضابطۂ اخلاق کے حوالے سے عالمی تجربات کو قومی سطح پر نافذ کرنا۔

یہ مینوئل دو روزہ تربیتی پروگرام پر مشتمل ہے۔

☆سہولت کار کی سہولت کے لیے ہر سرگرمی کے لیے درکار وسائل، وقت اور متعلقہ سرگرمی کے مقاصد بیان کر دیے گئے ہیں۔

☆ضرورت کے پیشِ نظر مینوئل میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشن بھی دی جا رہی ہیں۔

☆ضمیمہ میں ہینڈ آوٹ موجود ہیں جو پروگرام کے دوران شرکاء کو دیے جائیں گے۔

نوٹ: اس رپورٹ میں میڈیا کے اداروں سے مراد میڈیا ہاؤسز، پریس کلب اور میڈیا یونین ہیں

تربیت کا دورانیہ: ۲ دن

پہلا دن

مقاصد:

☆اس بارے میں آ گاہی پیدا کرنا کہ کسی بھی ادارے میں ممکنہ خطرات کا کیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
☆اس بات کا شعور رکھنا کہ اس طرح کے خطرات سے نمٹنے کے لیے کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں۔
☆اس بات کی اہمیت کو سمجھنا کہ کسی بھی ادارے کے لئے سکیورٹی پالیسی کو اختیار کرنا کتنا لازمی ہے۔

پہلا سیشن: تعارف

درکار وقت: ۳۵ منٹ

طریقہ کار:

[ٹاکنگ سرکل]

مرحلہ ا: تمام شرکاء کو مختلف کلرز دیے جائیں۔

مرحلہ ۲: شرکاء کو دو دائروں میں تقسیم کر دیا جائے۔اندر والا دائرہ کلاک وائز ہو جبکہ باہر والا دائرہ اینٹی کلاک وائز ہو۔اور پھر ان کو دیے گئے رنگوں کی حساب سے مندرجہ ذیل جوڑوں میں تقسیم کیا جائے۔

مختلف رنگوں کے نام سے دو دو کے گروپ

سفید	(حق میں)	اور	سرخ	(خلاف)
کالا	(حق میں)	اور	پیلا	(خلاف)
سبز	(حق میں)	اور	اورنج	(خلاف)

مرحلہ۳: ہر گروپ کو تین منٹ دیے جائیں جس میں وہ اپنا تعارف کروائے اور اس مسئلے پر بات کرے جو اس کے گروپ کو دیا گیا ہے۔ دوسرے مرحلے میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ کون حق میں بات کرے گا اور کون خلاف

''ہر گروپ کے لئے عنوان

سفید اور سرخ: کیا ہمیں تحفظ کی پالیسی کی ضرورت ہے؟

کالا اور پیلا: کیا ان پالیسیوں پر عمل کرنا مشکل ہے؟

سبز اور اورنج: کیا یہ سکیورٹی کی پالیسیاں مناسب ہیں یا نہیں؟

مرحلہ۴: تین منٹ کے بعد، شرکاء اپنے محور میں گھومتے ہوئے کسی دوسرے شریک کو تلاش کریں گے جس کے ساتھ وہ گروپ بنائیں گے اور گفتگو کریں گے۔

مرحلہ۵: یہ عمل تین بار دہرایا جائے، جس کے بعد سہولت کار دودن کی تربیت کا ایک مختصر جائزہ پیش کرے۔

نتائج:

تعارفی سیشن آئس بریکر کا کردار ادا کرے گا جس میں تمام شرکاء ایک دوسرے کے تعارف کے ساتھ ساتھ آپس

میں گھل مل جائیں گے اور اس تربیت کے حوالے سے ایک دوسرے کے نقطۂ نظر سے آگاہ ہوں گے۔

دوسرا سیشن: خطرے کا تعین

درکار وقت: ۶۰ منٹ

درکار وسائل: براؤن شیٹ اور مارکر

طریقہ کار:

مرحلہ ۱: شرکاء سے یہ پوچھا جائے کہ خطرے کا تعین کیوں ضروری ہے؟

''خطرات کے تعین کا کیا مقصد ہے؟

۱۔ ممکنہ خدشات کی نشاندہی کرنا

۲۔ خطرات کو کم کرنا

۳۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے معیاری طریقۂ کار فراہم کرنا

''کرسٹل بال''

مرحلہ ۲: شرکاء کو چار ٹیموں میں تقسیم کیا جائے

مرحلہ ۳: ہر ٹیم کو خطرے والی ایک فرضی صورتحال دی جائے؛

۱۔ شارٹ سرکٹ ہونے کی وجہ سے عمارت میں آگ لگ گئی ہے۔

۲۔ حملہ آور کی جانب سے عمارت میں دھماکہ خیز مواد کا دھماکہ

۳۔ میڈیا کی ڈی ایس این جی وین پر مشتعل مظاہرین کا حملہ

۴۔ عمارت کے قریب دھماکہ

مرحلہ۴: ہر ٹیم درج ذیل رخ پر متعلقہ صورتحال میں خطرات کا تعین کرے

☆ خطرے کی نوعیت (انسانی یا غیر انسانی)

☆ خطرے کی تشخیص (معمولی یا سنگین)

☆ مداخلت کا طریقِ کار (خطرے کو کیسے کم کیا جائے)

مرحلہ۵: ہر ٹیم اپنا اپنا تجزیہ پیش کرے، سیشن کے اختتام پر ان تمام تجزیاتی رپورٹس پر فیڈ بیک دیا جائے۔

نتائج:

تمام شرکاء ادارتی سطح پر ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

تیسرا سیشن: ہنگامی طریقہ کار

درکار وقت: ۴۵ منٹ

درکار وسائل: میٹا پلان کارڈ، مارکر، ہینڈ آؤٹ (چیک لسٹ، ایمرجنسی نظام کی انوینٹری/لسٹ)

طریقہ کار:

مرحلہ۱: تمام شرکاء سے کہا جائے کہ وہ کارڈ پر کسی ایک طریقِ کار یا سامان کا نام لکھیں جو ان کے خیال میں ہنگامی صورتحال میں کسی بھی ادارے کے لئے رکھنا ضروری ہے۔

’’چیک لسٹ: ہنگامی صورتحال کے لیے سازوسامان

۱۔ایمرجنسی الارم

۲۔ہنگامی راستہ

۳۔ایمرجنسی نمبر(ڈائلنگ)

۴۔سرکو بچانے کے لیے ہیلمٹ

۵۔بلٹ پروف جیکٹ

۶۔گیس ماسک

۷۔مشعلیں

۸۔فرسٹ ایڈ کٹ

۹۔مواصلاتی آلات

۱۰۔ایمرجنسی ڈرل

Ref: http://www.thehindu.com/news/international/south-asia/pakistan-antigovernment-protesters-head-to-prime-minister-nawaz-sharifs-house /article6369095.ece

مرحلہ۲: شرکاء سے کارڈ لے کر بورڈ پر چسپاں کئے جائیں اوران کو چیک لسٹ دی جائے۔

مرحلہ۳: شرکاء سے کہا جائے کہ وہ چیک لسٹ پر لکھے گئے اس سامان کو مارک کریں جوان کی لسٹ سے مطابقت رکھتے ہوں۔

مرحلہ۴: شرکاء کو گروپوں میں تقسیم کر دیا جائے اوران سے کہا جائے کہ ایسے خطرات کا تعین کریں جن میں چیک لسٹ میں دیے گئے سامان یا طریق کار کو استعمال میں لایا جاسکتا ہو۔

مرحلہ۵: اس سیشن کے اختتام پر ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہنگامی طریقِ کار یا آلات کی ضرورت کے حوالے سے بحث کی جائے اور تمام شرکاء اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کریں۔

نتائج:

شرکاء ایسے طریقِ کار سے واقفیت حاصل کریں گے جو کسی بھی ادارے کو درپیش ممکنہ خطرات سے نمٹنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

چوتھا سیشن: سکیورٹی پالیسی کی ضرورت

درکاروقت: ۷۵ منٹ

درکاروسائل: براوٴن شیٹ، مارکر اور میٹا پلان کارڈ

طریقۂ کار:

''ورلڈ کیفے''

مرحلہ۱: شرکاء کو چار گروپوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک سوال دیا جائے

ا۔ کسی بھی ادارے کی سکیورٹی پالیسی میں کیا کیا چیزیں شامل ہونی چاہئیں؟

۲۔ مناسب سکیورٹی پالیسی بنانے کے لیے کن امور کو مدِنظر رکھنا چاہیے؟

۳۔ ان پالیسیوں پر آسانی سے عمل پیرا ہونے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟

۴۔ ہم ان سکیورٹی پالیسیوں کے نفاذ کو کیسے یقینی بنا سکتے ہیں؟

مرحلہ۲: گروپ لیڈر سوال سے متعلقہ اپنے گروپ کے ممبران کے تمام نکات کو تحریر میں لائے۔

مرحلہ۳: ہر ایک گروپ کے شرکاء دوسرے گروپ میں جائیں اور دوسرے گروپ کے لیڈر سے اس کے سوال پر بات کریں۔شرکاء ہر گروپ لیڈر کے پاس زیادہ سے زیادہ ۵ منٹ تک شریک گفتگو رہیں۔

مرحلہ۴: تمام گروپ لیڈرز شرکاء کے نکات کو نوٹ کریں اور اسے باری باری سیشن میں پیش کریں۔

نتائج:

شرکاء کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ ہوگا کہ سکیورٹی پالیسیوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے اور اس میں کن کن امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

Ref: https://www.google.com.pk/search?q=attack+on+hyderabad+press+club&espv=2&biw=1366&bih=599&source=lnms&tbm=isch&sa=X&ved=0ahUKEwiR9822-ODMAhVlv5QKHUXPALQQ_AUIBygC#imgrc=aGXpdtvM9JuvRM%3A

پانچواں سیشن: ضابطۂ اخلاق اور حفاظت

درکار وقت: ۴۵ منٹ

درکار وسائل: ملٹی میڈیا (پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے لئے)

طریقہ کار:

مرحلہ۱: تربیت کار پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کا استعمال کرتے ہوئے وضاحت کرے کہ ضابطۂ اخلاق کیا ہے اور اس کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟

مرحلہ۲: شرکاء کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ میڈیا کے اداروں کے تحفظ اور ضابطۂ اخلاق کے درمیان کیا تعلق ہے؟

مرحلہ۳: شرکاء کے مابین اس بات پر بحث کروائی جائے کہ میڈیا کے اداروں کی حفاظت کے لئے ضابطۂ اخلاق اہم معانی رکھتا ہے؟

نتائج:

شرکاء ضابطۂ اخلاق اور میڈیا کے تحفظ وسلامتی کے درمیان تعلق اور ربط سے آگاہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہ میڈیا اداروں کی عمارتوں کے تحفظ کے لئے اخلاقیات کی اہمیت سے بھی آگاہی حاصل کریں گے۔

چھٹا سیشن: قومی سطح پر ضابطۂ اخلاق

درکار وقت: ۳۰ منٹ

طریقہ کار:

مرحلہ۱: شرکاء کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا جائے، ایک ٹیم مقرر کردہ عنوان کے حق میں دلائل دے گی اور دوسری اس کے خلاف۔ بحث کا عنوان ہوگا: ضابطۂ اخلاق پر عمل پیرا ہونے کے لئے کیا ''عالمی تجربات اور عمل کو ملکی سطح پر یقینی بنایا جا

سکتا ہے یا ایسا ممکن نہیں۔

مرحلہ۲: اس بحث کے درمیان میں دونوں ٹیموں کے حق اور مخالفت والے کرداروں کو ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے تا کہ تمام شرکاء کی رائے لی جا سکے۔

مرحلہ۳: سیشن کے اختتام پر سہولت کار اپنا فیڈ بیک دے گا اور ان دلائل کو اجاگر کرے گا جو بحث کے دوران حق میں یا مخالفت میں سامنے آئے۔

نتائج:

شرکاء یہ سمجھنے کے قابل ہوں گے کہ عالمی حفاظتی اقدامات، تجربات اور عمل کو ملکی سطح پر جزوی طور پر اپنانے میں کہاں خلاء پایا جاتا ہے۔

Ref: http://tribune.com.pk/story/1000338/attack-aftermath-dsng-van-attack-case-registered-under-anti-terrorism-act/

دوسرا دن

مقاصد:

۱۔ اس بات کی تفہیم پیدا کرنا کہ کسی بھی ادارے کی سیکیورٹی پالیسی کے طور پر سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کا ہونا کیوں ضروری ہے۔

۲۔ اس بات کی تفہیم پیدا کرنا کہ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز پر مکمل عمل درآمد کے لیے کن امور کا ہونا لازم ہے۔

۳۔ میڈیا کے کسی بھی ادارے کے احاطے یا عمارت کی سکیورٹی کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنا۔

گزشتہ روز کی کاروائی کا ایک جائزہ:

یاددہانی کے لئے گزشتہ دن جو سیشن منعقد ہوئے تھے ان کا سرسری سا جائزہ لیا جائے۔ کسی بھی سوال یا الجھن کی صورت میں سہولت کار وضاحت کرے گا۔ (۱۵منٹ)

پہلا سیشن: سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز وضع کرنا

درکار وقت: ۴۵منٹ

درکار وسائل: براؤن شیٹ، میٹاپلان کارڈ اور مارکر

> **''سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز سے مراد وہ تحریری ہدایات ہیں جو کسی بھی مخصوص کام کے حصول کے لیے وضع کی جاتی ہیں۔''**

طریقہ کار:

مرحلہ ۱: شرکاء کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے اور ان میں سے ہر ایک گروپ سے کہا جائے کہ وہ میڈیا کے

اداروں کے لئے سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز بنائے۔

۱۔ پہلا گروپ: میڈیا ہاؤس (احاطہ یا عمارت)

۲۔ دوسرا گروپ: پریس کلب

۳۔ تیسرا گروپ: نیوز روم کے ممبران

مرحلہ ۲: ہر گروپ اپنے نکات پر ایک پریزنٹیشن دے اور تمام پریزنٹیشن کو بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔

مرحلہ ۳: شرکاء سے کہا جائے کہ تینوں پریزنٹیشن میں ایک جیسے نکات کو تلاش کریں جبکہ سہولت کار ان کو ایک ساتھ ترتیب دیتا جائے۔

مرحلہ ۴: سہولت کار وضاحت کرے کہ تمام گروپوں کی جانب سے بنائے گئے سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز تقریباً یکساں ہیں اس لئے الگ الگ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز بنانے کی بجائے کسی دوسرے ادارے کی جانب سے بنائے گئے سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کو ہی اپنا لینا چاہیے۔

مرحلہ ۵: میڈیا کے اداروں کے لئے سکیورٹی پالیسی کی ضرورت پر بحث کی جائے

نتائج:

شرکاء اپنے اپنے ادارے کے ممکنہ خطرات کو سامنے رکھتے ہوئے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز وضع کرنے کے لائحہ عمل کے بارے میں جان سکیں گے۔

دوسرا اسیشن: سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کا نفاذ

درکار وقت: ۴۵ منٹ

درکار وسائل: کھلونے (بارودی سرنگیں)، ملٹی میڈیا (پاور پوائنٹ پریزنٹیشن)

طریقہ کار:

مرحلہ ۱: شرکاء کو دو دو کے گروپ میں تقسیم کر دیا جائے، ان میں سے ایک فرد کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اور دوسرا انسٹرکٹر کا کردار ادا کرے۔

مرحلہ ۲: فرش پر جگہ جگہ کھلونے (بارودی سرنگیں) پھیلا دیں۔

مرحلہ ۳: جن شرکاء کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے انہیں ان کے پارٹنر انسٹرکٹرز بانی رہنمائی دیں گے تا کہ وہ کھلونوں (بارودی سرنگیں) کو چھوئے بغیر سامنے دیوار تک پہنچ سکیں۔

مرحلہ ۴: جس شخص کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے اس کے لئے ہدایات پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اور کھیل کا اختتام ہو گا۔

مرحلہ ۵: سہولت کار شرکاء کو بتائے گا کہ ممکنہ خطرات سے بچنے کے لئے ہدایات اور سمت کا جاننا ضروری ہے۔

مرحلہ ۶: تربیت کار پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کی مدد سے شرکاء کو آگاہ کرے گا کہ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کیوں ضروری ہیں اور ان کے نفاذ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں؟ اس کے بعد اس پر بحث کی جائے۔

نتائج:

شرکاء کو ان رکاوٹوں کے بارے میں معلوم ہو گا جن کی بدولت سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز کے عملی نفاذ میں دشواریاں آ سکتی ہیں۔

تیسرا سیشن: عمارت اور سامان کی حفاظت

درکار وقت: ۶۰ منٹ

درکار وسائل: ہینڈ آؤٹس (کیس سٹڈی)، نوٹ پیڈ اور قلم

طریقہ کار:

مرحلہ ۱: شرکاء کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے، ہر گروپ کو ایک الگ الگ کیس سٹڈی دی جائے۔ (ہینڈ آؤٹس)

۱۔ میڈیا کے ادارے پر حملہ

۲۔ پریس کلب پر حملہ

۳۔ ڈی ایس این جی وین پر حملہ

مرحلہ۲: یہ گروپ اس بات کو نمایاں کریں گے کہ مندرجہ ذیل تین امور کے حوالے سے کیا غلطیاں ہوتی ہیں اور اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

۱۔ بنیادی احتیاطی تدابیر (سکیورٹی کے نظام کی بحالی، اس بات کو یقینی بنانا کہ ادارے کے تمام ملازمین حفاظت کے طریقۂ کار کو سمجھتے ہیں)

۲۔ جسمانی تحفظ (احاطہ کا تحفظ، شیٹر پروف کھڑکیاں، کھڑکیوں کی رکاوٹ، مہمانوں کے اندراج کا رجسٹر، دروازے کے تالوں کی مرمت، سامان کی انشورنس، خاردار تاریں)

۳۔ الیکٹرانک سکیورٹی (سی سی ٹی وی کیمرے، کیمرے کی مانیٹرنگ کے لئے عملہ، سکیورٹی الارم اور اس کی مرمت)

مرحلہ۳: میڈیا کے اداروں کی عمارت اور فیلڈ میں استعمال ہونے والے سامان (کیمرہ، وین وغیرہ) کی سکیورٹی کے حوالے سے گفتگو کی جائے۔

نتائج:

شرکاء میڈیا اداروں کی عمارت، دفاتر اور سامان کی حفاظت کے لئے کئے جانے والے خصوصی اقدامات سے آگاہ ہوں گے۔

چوتھا سیشن: ملازمین کی انشورنس

درکار وقت: ۴۵ منٹ

درکار وسائل: نوٹ پیڈ اور قلم

طریقہ کار:

"فرضی مقدمات"

مرحلہ ۱: ایک فرضی صورتحال شرکاء کے سامنے پیش کی جائے؛ کہ میڈیا کے ادارے نے سامان کی انشورنس کروالی ہے مگر ملازمین کی انشورنس نہیں کروائی۔

مرحلہ ۲: تین شرکاء سے فرضی کردار ادا کرنے کے لئے کہا جائے۔

(کردار: ۱۔ کیمرہ مین ۲۔ صحافی ۳۔ میڈیا ادارے کا مالک) باقی کے شرکاء جیوری کا کردار ادا کریں۔

مرحلہ ۳: کیمرہ مین اور صحافی مدعا بیان کریں کہ ان کی انشورنس نہیں کروائی گئی جبکہ سامان (کیمرے) کی انشورنس کروادی گئی ہے۔

مرحلہ ۴: میڈیا کے ادارے کا مالک اس بات کی وضاحت کرے کہ انہیں کون سے ایسے مسائل درپیش ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے ملازمین کی انشورنس نہیں کرواتے۔

مرحلہ ۵: جیوری مندرجہ ذیل نکات کو اجاگر کرے جن کو اس بحث میں لانا ضروری ہے۔

۱۔ ایسی صورتحال میں ایڈیٹر کا کردار

۲۔ ملازمین کو کنٹریکٹ لیٹر کی فراہمی

۳۔ ملازمین کی انشورنس کروانا خاص طور پر فیلڈ کے عملے کی

مرحلہ ۶: اس سرگرمی کے دوران جو تجاویز پیش کی گئی ہیں اس پر ایک عمومی بحث کروائی جائے۔

سہولت کار ایڈیٹر کے درج ذیل کردار پر روشنی ڈالے

ایڈیٹرز

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ فیلڈر رپورٹر تصادم زدہ علاقے میں جانے کے لیے رضامند ہے۔

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ رپورٹر متنازعہ علاقے میں فیلڈر پورٹ کرنے کے حوالے سے تربیت یافتہ ہے اور مطلوبہ سامان سے لیس ہے۔

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ زیرِ تربیت رپورٹر کو متنازعہ علاقے میں رپورٹ کرنے کے لیے نہ بھیجا جائے۔

☆اس بات کی ضمانت موجود ہو کہ فیلڈ سٹاف کی انشورنس کروائی گئی ہے۔

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ فیلڈ سٹاف ایمرجنسی کی صورتحال میں سکیورٹی اہلکاروں سے رابطے میں رہے۔

نتائج:

شرکاء میں اس بات کی تفہیم پیدا ہو گی کہ سامان کے ساتھ ساتھ ملازمین کی انشورنس کیوں ضروری ہے۔اور فیلڈ میں خطرات سے نمٹنے کے لیے ادارے کے مرکز کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

پانچواں سیشن: تربیتی کورس کی جانچ

درکار وقت: ۳۰ منٹ

طریقہ کار:

مرحلہ۱: شرکاء کو میٹا پلان کارڈ دیے جائیں اور ان سے کہا جائے کہ جو کچھ انہوں نے تربیت کے دوران سیکھا اسے تحریر میں لائیں۔

مرحلہ۲: یہ کارڈز بورڈ پر چسپاں کیے جائیں اور اس دوروزہ تربیت کا مختصر جائزہ لیا جائے۔

مرحلہ۳: سہولت کار شرکاء سے تربیت کے حوالہ سے تجاویز لے کر اختتامی کلمات کے ساتھ پروگرام کو ختم کرے۔

Notes

ادارے سے آگاہی

انڈویجوئل لینڈ پاکستان ایک متحرک، غیر جماعتی اور غیر منافع بخش رجسٹرڈ سول سوسائٹی ادارہ ہے۔ اس کا بورڈ کل پانچ ارکان پر مشتمل ہے، جبکہ روزمرہ کے معاملات اس ادارے کے ڈائریکٹر کی ذمہ داری ہے۔ قیام سے لے کر آج تک اس ادارے نے حکومتی انتظامات، قانون کی بالادستی، میڈیا اور مراسلاتی، ہنر، سول سوسائٹی کے استحکام اور جمہوریت کی ترقی کے لئے کام کیا ہے۔

انڈویجوئل لینڈ نے واضح طور پر قانون دانوں اور دیگر سول سوسائٹی اداروں کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں کام کیا ہے اور خصوصاً میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد کی تربیت کے حوالے سے اس کا نام پورے پاکستان میں جانا جاتا ہے۔

میڈیا سے متعلق اشاعت